خصوصی اشاعت

انٹرنیشنل سُنّی کانفرنس مُلتان ۲۰۰۰ء

# پیغام


پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم اے گولڈ میڈلسٹ، پی ایچ ڈی



ادارہ مظہرِ اسلام

اسلامی جمہوریہ پاکستان

## سلسلہ مطبوعات نمبر ۷

بیاد

شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ
شاہی امام وخطیب مسجد جامع فتحپوری، دہلی


نام کتاب ـــــــ پیغام
مصنف ـــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
صفحات ـــــــ ۱۶
اشاعت بار اوّل ـــــــ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ / اکتوبر ۱۹۹۵ء
بار دوم ـــــــ ذوالحج ۱۴۲۰ھ / اپریل ۲۰۰۰ء
تعداد ـــــــ گیارہ سو (۱۱۰۰)
قیمت ـــــــ
کمپوزنگ ـــــــ مہر کمپیوٹر پوائنٹ۔ مجاہد آباد، لاہور


نوٹ: شائقین مطالعہ -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں

رابطہ


ادارۂ مظہر اسلام

نئی آبادی، مجاہد آباد، مغلپورہ، لاہور، پاکستان، کوڈ نمبر ۵۴۸۴۰

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہ' ونصلی وسلم علی رسولہ الکریم

سچے مذہب کو انسان کی ضرورت نہیں' بلکہ سچے مذہب کی انسان کو ضرورت ہے ـــــ جس کریم نے انسان کو بنایا اس نے اس کیلئے دین و مذہب بھی ایک ہی بنایا' جس پر چل کر وہ منزل تک پہنچ سکے ـــــ پھر اس ایک مذہب کے ماننے والوں کو یک جاں بنایا ـــــ سب تفرقے مٹا دیئے ـــــ اچھائیوں کا حکم دینا' برائیوں سے روکنا ملت اسلامیہ کا مقصد ٹھہرا ـــــ

☆ انسان کو انسان کی بندگی سے نجات دلانا'

☆ دنیا کی تنگی سے نکال کر وسعتوں تک پہنچانا'

☆ ظلم و ستم سے نجات دلا کر عدل و انصاف تک پہنچانا'

اس ملت کے فرائض منصبی ٹھہرے ـــــ

اسلام کا تعلق صرف دماغ سے نہیں' دل سے بھی ہے بلکہ دل ہی سے ہے ـــــ اخلاص' اسلام کی روح ہے ـــــ یہ ایک دستور حیات ہے' یہ پوری انسانیت کیلئے ہے ـــــ یہ ہر زمان و مکان کیلئے ہے ـــــ اگر اس دھرتی پر بسنے والے سب اس دستور کو دل و جان سے مان لیں تو سارے جھگڑے ہی ختم ہو جائیں ـــــ یہ کسی کی انا کا مسئلہ نہیں' یہ انسانیت کی بقا کا مسئلہ ہے ـــــ یہ بے عقلی کے سامنے عقل کا مسئلہ ہے ـــــ عالم انسانیت کو اسلام کی ضرورت ہے ـــــ

☆ یہاں وہ روشنی ہے جو کہیں نظر نہیں آتی'

☆ یہاں وہ ٹھنڈک ہے جو کہیں محسوس نہیں ہوتی'

یہی وجہ ہے کہ بعض غیر مسلم دانشور بھی اپنے اپنے ملکوں میں اسلامی تعزیرات و حدود کے نفاذ کی بات کرتے ہیں ـــــ اسلام نے درندہ صفت انسانوں کو فرشتہ صفت بنایا ـــــ دور

جدید' انسان کی تلاش میں سر گرداں ہے۔

سب جانتے اور مانتے ہیں کہ ہمارا خالق و مالک اللہ ہے ــــــ تو پیدا کرنے والے سے زیادہ ہم کو کون جان پہچان سکتا ہے! ــــــ بنانے والا ہی اپنی چیز کو سب سے زیادہ جانتا ہے تو کیسی بے عقلی کی بات ہوگی اگر ہم'

☆ اس بنانے والے کی فضاؤں میں سانس لیں'

☆ اس کے ابلتے چشموں اور بہتے دریاؤں سے پانی پییں'

☆ اس کے لہلہاتے کھیتوں سے رزق حاصل کریں'

☆ اس کے سرسبز و شاداب باغوں سے پھل کھائیں'

مگر اس کا کہنا نہ مانیں ــــــ اپنے کرم سے ہمارے لئے جو دستور زندگی اس نے دیا ہے اس کو کھول کر بھی نہ دیکھیں۔

اسلام نے ظالم کی راہ روک دی' مظلوم کی راہ ہموار کر دی ــــــ اس کا یہی امتیاز خاص ہے ــــــ مظلوم کا کوئی غم خوار نہیں ــــــ نام لینے والوں نے اپنا کام نکالنے کیلئے صرف غریب اور مظلوم کا نام لینا سیکھا ہے کام کرنا نہیں سیکھا ــــــ جو غریبوں اور مظلوموں کا غم خوار ہوتا ہے اس پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جاتا ہے ــــــ دور جدید کے ظالمانہ حربوں میں یہ ایک مؤثر حربہ ہے ــــــ نبی کریم ﷺ نے انسانوں کو انسانوں کا ہمدرد و غم خوار بنایا ــــــ اسلام ہی سارے دردوں کا مداوا ہے' آپ ﷺ نے اسلام ہی کو پیش کیا اور ایک ایسا اسوۂ حسنہ دکھایا جو کسی آنکھ نے آج تک نہیں دیکھا

○

کچھ حضرات لامذہبیت اور سیکولرازم کی بات کرتے ہیں ــــــ اگر مذہب کی نفی سے مراد اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب کی نفی ہے تو بات ٹھیک ہے ــــــ پرانے دماغوں کے بنائے ہوئے دستور و قانون سے بہتر ہے کہ نئے ماحول کیلئے نئے قانون ساز کام کریں ــــــ مگر جس قانون کو انسانوں نے نہیں بنایا' انسان کے خالق نے بنایا اور زمان و مکان

کی وسعتوں کو اس میں سمو کر رکھ دیا ـــــ ایسے قانون کی نفی کرنا' اپنی نفی کرنا ہے ـــــ مفکرین عالم نے قرآن کو وحی الٰہی مانا ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کو سب سے اعلیٰ جانا ہے ـــــ مارس بکائے' طامس کارلائل' مائیکل ایچ ہارٹ وغیرہ کے افکار و خیالات کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت عیاں ہو جائے گی ـــــ دور جدید میں جو حکومتیں اور سلطنتیں لامذہبیت کی بات کرتی ہیں وہ اپنی غالب اکثریت کے مذہبی تعصب کو لامذہبیت کے پردے میں چھپانے کی کوشش کرتی ہیں ـــــ مگر عصبیت چھپ نہیں سکتی ـــــ اس منافقت سے یہ حکومتیں عالمی سطح پر مفادات حاصل کرتی ہیں ـــــ

## عالم کفر کا مشترکہ ہدف کون ہے

جب ہم اسلام کی بات کرتے ہیں تو انسان حیران ہوتا ہے ـــــ بظاہر اسلام میں بہت سے فرقے نظر آتے ہیں ـــــ وہ نومسلم جو اپنا دین چھوڑ کر اسلام قبول کرتا ہے' زیادہ حیران ہوتا ہے ـــــ وہ سوچتا ہے کہ اتنے بہت سے فرقوں میں' میں کہاں جاؤں؟ ـــــ سب ہی اسلام کے دعویدار ہیں ـــــ دور جدید کے ایک انگریز نومسلم ڈاکٹر محمد ہارون نے بھی یہی سوچا مگر اس مشکل ترین مسئلہ کا حل پا لیا ـــــ اسلامک ٹائمز (انگلستان) میں وہ لکھتے ہیں کہ

"سنی اسلام ہی سچا اسلام ہے"

اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ

> "اسلام کے سارے دشمن' سنی حکومتوں اور سنی عوام کے دشمن ہیں ـــــ دوسرے فرقوں میں سے کسی فرقے کے دشمن نہیں بلکہ کسی نہ کسی کے معاون ہیں ـــــ اگر کسی فرقے سے ظاہر میں دشمنی ہے تو باطن میں نہیں ـــــ سنیوں کے اس لئے دشمن ہیں کہ ان کے سینے محبت و عظمت مصطفیٰ ﷺ سے جگمگا رہے ہیں ـــــ ان کے دل میں باطل سوز ایمان کی حرارت ہے ـــــ"

اگر غور فرمائیں تو آپ کو صرف اور صرف سواد اعظم اہل سنت و جماعت ہی میں یہ امتیاز خاص نظر آئے گا کہ وہ حضور انور ﷺ کے دامن سے آج تک جو وابستہ ہوتا چلا آیا سب سے محبت کرتے ہیں ـــــ یعنی

☆ اہل بیت اطہار '

☆ ازواج مطہرات '

☆ خلفاء راشدین '

☆ صحابہ کرام '

☆ تابعین ' تبع تابعین۔ محدثین ' مجتہدین

☆ فقہاء ' اولیاء اللہ ' علماء حق وغیرہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اہل سنت و جماعت سب کو مانتے ہیں اور سب سے محبت کرتے ہیں جبکہ دوسرے فرقے

☆ کسی کو مانتے ہیں ' کسی کو نہیں '

☆ کسی سے محبت کرتے ہیں کسی سے نہیں '

☆ کسی کی تعظیم کرتے ہیں کسی کی نہیں '

ان فرقوں کا وجود محبت و نفرت کے نشیب و فراز پر ہے ـــــ حضور انور ﷺ نے فرمایا :

"جس کے دل میں محبت نہیں اس کے دل میں ایمان نہیں"

اہل سنت و جماعت محبت کی اس رسی سے بندھے ہوئے ہیں قرآن کریم میں جس کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی ہدایت کی گئی ہے ـــــ دنیا کے جن خطوں میں جبر و استبداد سے مسلمانوں کو دبائے رکھا گیا ' برسوں بعد جب وہ جبر و استبداد ختم ہوا ـــــ دنیا حیران ہے کہ وہاں جو مسلمان نظر آتا ہے ' سنی ہی نظر آتا ہے ـــــ ظلم و ستم کے ماحول میں انہوں نے اپنے ایمان و یقین کو سنبھال کر رکھا ـــــ دشمنان اسلام کا رخ اب ان مسلمانوں کی متاع عزیز لوٹنے کی طرف ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

حقیقت یہ ہے کہ پوری دنیا میں ملت اسلامیہ کی افرادی قوت اہل سنت کے پاس ہے۔ جو فرقے اہل سنت سے ٹوٹ کر الگ الگ ہو گئے ان کو اپنی اصل کی طرف واپس آجانا

چاہئے ـــــ اہل سنت ایک عظیم قوت تھے اور آج بھی ایک عظیم قوت ہیں ـــــ ان کے پاس پیسے کی بھی کمی نہیں ـــــ اخلاص عمل اور مرکزیت کی کمی ہے' سو یہ دل کی تربیت اور فکر کی اصلاح سے حاصل کئے جا سکتے ہیں ـــــ دشمنانِ اسلام کو اہل سنت کی عالم گیر قوت کا پورا پورا ادراک ہے' اس لئے سب دشمنوں کا رخ اہل سنت کی طرف ہے ـــــ اہل سنت کو بھی دشمن کے عزائم کا احساس و ادراک ہونا چاہئے ـــــ عالمی سطح پر اہل سنت کے گروہی اختلافات اور خانقاہی تعصبات ختم کرنا ہوں گے تاکہ یک جان ہو سکیں۔

○

اس وقت سنّیت کے خلاف سازشیں پورے شباب پر ہیں ـــــ کوشش یہ ہو رہی ہے کہ سنیوں کو ذہنی' نفسیاتی اور جذباتی طور پر توڑ پھوڑ دیا جائے تاکہ سر نہ اٹھا سکیں ـــــ اس سلسلے میں "اتحاد بین المسلمین" کا دلکش نعرہ سامنے آیا ہے مگر جسموں کے اتحاد سے کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہو سکتا جب تک کہ دل و دماغ متحد نہ ہوں ـــــ ایک سوچ ہی صحیح معنی میں سب کو متحد کر سکتی ہے اور وہ سوچ یہی ہے' صدیوں سے سواد اعظم اہل سنت و جماعت جس کی حفاظت کرتے چلے آئے ہیں ـــــ جس کو مسلسل مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے ـــــ اس مقصد کے حصول کیلئے :

☆ دشمنانِ اسلام نے حضور انور ﷺ کی ذات اقدس کو اپنا ہدف بنایا اور مسلمانوں کے اندر ایسے ذہن تیار کئے ہیں جو قرآن و حدیث کا سہارا لے کر حضور ﷺ کی ذات و صفات کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں۔

☆ اور اب تو بات اس سے بھی بہت آگے چلی گئی ہے ـــــ قرآن کریم' بیت اللہ شریف' حج بیت اللہ شریف کی عظمت بھی دل سے نکالی جارہی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون!

ان باتوں کے علاوہ اہل سنت کو منتشر اور بے دست و پا کرنے کیلئے یہ حربے بھی استعمال کئے جا رہے ہیں :

☆ سنی سلطنتوں اور عوام کی سرکوبی'

☆ تبلیغ دین کے بہانے دلوں میں وسوسے پیدا کرنا'

☆ نئے نئے گستاخوں کا سر اٹھانا'

☆ مسجدوں اور خانقاہوں پر مسلسل حملے'

☆ قبل اسلام آثار قدیمہ کی دریافت کے بہانے سے مسلمانوں کو ان کے شاندار ماضی سے بے تعلق کرنا'

☆ غیر متوازن امداد دے کر مسلسل پریشان رکھنا'

☆ ذہنوں پر کنٹرول کرنا'

☆ منافقانہ طرز عمل اختیار کرنا اور دوھرے معیار قائم کرنا'

☆ نئے نئے جھگڑے کھڑے کرکے اپنی دکان چمکانا'

☆ الزام تراشیوں' دھمکیوں بین الاقوامی چیرہ دستیوں سے ہمیشہ تناؤ اور کھنچاؤ میں مبتلا رکھنا'

☆ اپنے مزاج کے حاکم ہم پر مسلط کرنا'

☆ کبھی جمہوریت کے ذریعہ' کبھی جبر واستبداد کے ذریعہ اور کبھی حرص و آز پیدا کر کے اپنا تسلط جمانا'

دشمنانِ اسلام' مدد کے بہانے مسلسل ہماری معیشت کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں'

☆ ان کے رحم میں بلا کا ظلم و ستم ہے'

☆ ان کی مہربانی میں نامہربانیوں کا تلاطم ہے'

☆ ان کے غمزہ و عشوہ میں خوں خواریوں اور خوں ریزیوں کی سرخی ہے'

☆ ان کی تھپکیوں میں نشتر کی چبھن ہے'

وہ اپنی سیاسی عیاریوں سے سارے عالم کو شکنجے میں کسنے کی تیاری کر رہے ہیں——سب کشتیوں کا تنہا ملاح بننے کا ذوق و شوق ان کے پوشیدہ عزائم کی نشاندہی کر رہا ہے۔

مسلمانوں اور مسلم حکومتوں کی بے بسی اور بے کسی کا سبب یہی ہے کہ انہوں نے دامن مصطفیٰ ﷺ چھوڑ دیا اور عملی زندگی میں اسلام سے منہ موڑ لیا بلکہ سارے عالم کی بے چینی اور اضطراب کا یہی سبب ہے کہ انسانوں نے وحی الٰہی سے منہ موڑ کر عقل بے مایہ کو اپنا امام بنالیا جس میں امام بننے کی صلاحیت ہی نہیں ـــــ عالم اسلام اور دنیا کے مسلمانوں کی عمومی صورت حال یہ ہے :

☆ جہالت و افلاس عام' معاشی ناہمواری' ثقافتی انحطاط' فکری جمود میں گرفتار'

☆ مسلم افواج غیروں کیلئے بر سر پیکار' اپنوں کے خلاف'

☆ مسلم مفکرین تضادات کا شکار' دانش نورانی سے محروم'

☆ مسلم حکمراں خود پسندی کا شکار' وحدت ملی سے بیزار'

☆ ملت کے رہنما دنیا کی محبت میں گرفتار' جاہ و منصب کے طلبگار'

☆ اپنے فیصلوں میں غیروں کے محتاج'

☆ اقتصادی منصوبہ بندی میں غیروں کے مرہون منت'

☆ بے مثل عقل و دانائی کے باوجود غیروں کے غلام'

☆ اہم ٹیکنالوجی کے حصول سے عاجز'

☆ جغرافیائی' لسانی' علاقائی عصبیتوں میں گرفتار'

الغرض مسلمانوں کی موجودہ صورتحال نہایت افسوسناک بلکہ کربناک ہے ـــــ خود شناسی' خودنگری اور خودگری کا جوہر پیدا ہو جائے تو یہ ساری برائیاں آن کی آن میں ختم ہو جائیں ـــــ اور یہ اسلام اور صرف اسلام ہے ـــــ اور یہ قرآن اور صرف قرآن ہے جو انسان کو خودگر و خودگیر بنا کر جہاں گیر و جہاں باں بناتا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ سونے والوں کو جاگنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین!

یہ اسلام ہی تھا جس نے عہد نبوی ﷺ کی دو سپر طاقتوں' فارس اور روم کو پارہ پارہ کر کے ایک نئے جہاں کی تعمیر کی' اب بھی اسلام ہی اس دور کی سپر طاقت کی سر کشی کا واحد علاج ہے۔

## ہمارے مسائل کا حل کیا ہے

ابتدائی دو صدیوں تک قرآن ہی ہمارا نصاب تعلیم تھا' کوئی اور نصاب نہ تھا۔۔۔۔ دو صدیوں میں جس سرعت سے ہم نے ترقی کی وہ عجائبات عالم میں ایک اعجوبہ ہے۔۔۔۔ پھر اسی قرآن سے علوم وفنون کے چشمے بہنے لگے۔۔۔۔ آنکھ کو نظر ملی' دماغ کو عقل ملی' دل کو محبت ملی۔۔۔۔ بارہ سو برس تک عالم اسلام میں قرآنی اور اسلامی علوم کا چرچا رہا۔ پھر یہود و نصاریٰ کے اثر و نفوذ سے حکومتیں بدلیں' نصاب بدلے' مزاج بدلے۔۔۔۔ علوم و فنون کو بھی دو خانوں میں تقسیم کیا گیا'

☆ اسلامی و غیر اسلامی'

☆ سائنسی و غیر سائنسی وغیرہ وغیرہ

ہر لٹریچر اپنے ساتھ فکر و خیال کی ایک دنیا لے کر چلتا ہے اس لئے گزشتہ صدی میں مغربی نصاب نے ہمارے ملی اور فکری ڈھانچہ کو بکھیر کر رکھ دیا۔۔۔۔ ہم سے بہت کچھ لیا' ہم کو بہت کم دیا۔۔۔۔

اس وقت عالم اسلام کے مدارس و جامعات کا نصاب جس حد تک ممکن ہو یکساں رکھا جائے تاکہ عالمی سطح پر طلبہ کے فکر و خیال میں مرکزیت پیدا ہو اور اتحاد کی راہ ہموار ہو۔۔۔۔ ممکن ہو تو مدارس عربیہ اور مدارس انگلیزیہ کے نصابی تضاد کو دور کیا جائے کیونکہ موجودہ نظام سے تعلیم یافتہ جوانوں کی دو متوازی مگر متضاد جماعتیں وجود میں آتی ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل بے خبر ہیں' جن کی ذمہ داریاں بھی ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔۔۔۔ اس بے خبری کے معاشرے پر اچھے اثرات مرتب نہیں ہوتے۔۔۔۔ مدارس عربیہ کے نصاب میں کسی حد تک تبدیلی ضروری ہے۔۔۔۔ اگر قبل اسلام کے شعراء اور مفکرین کے اشعار و افکار پڑھائے جاسکتے ہیں تو دور جدید کے مفید اشعار و افکار کیوں نہیں

پڑھائے جاسکتے ؟ ــــــ نصاب کی تدوین میں مذہبی اور قومی تقاضوں کے علاوہ عصری ضرورتوں کو پیش نظر رکھا جاتا ہے ــــــ اس کا ایک حصہ غیر متحرک سہی مگر دوسرا متحرک رہنا چاہئے ــــــ اس حصے میں عصری تقاضوں کے ساتھ ساتھ تبدیلی آنی چاہئے ــــــ خواتین' اسلامی انقلاب میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں ــــــ ان کیلئے مخصوص مدارس عربیہ و دینیہ کی ضرورت ہے' اس طرف توجہ دی جارہی ہے مگر ہمہ گیر توجہ کی ضرورت ہے۔

## اصلاح احوال کیلئے چند مفید تجاویز

اصلاح احوال کیلئے سب سے پہلے اجتماعی اسلامی سوچ کی ضرورت ہے ــــــ اس مقصد کے حصول کیلئے علماء مشائخ' دانشوروں اور مدبروں کو ایک دوسرے کے قریب آنا چاہئے ــــــ اس اجتماعی سوچ کو اجاگر کرنے کیلئے :

☆ عالم اسلام سے ماضی قریب کی مقتدر ہستیوں کا انتخاب کیا جائے' پھر ان کے حالات و افکار کا مطالعہ کر کے ایسے افکار پر مشتمل ایک کتاب مرتب کی جائے جس میں یہ سب متحد الخیال ہوں تا کہ یہ کتاب پوری دنیا کے سواد اعظم اہل سنت و جماعت میں یکساں طور مقبول ہو'

☆ ہر علاقے کے مسلمان اپنے اپنے علاقے کی مقتدر شخصیات کے حالات و افکار پڑھ کر اپنائیت محسوس کریں' ایک دوسرے کے قریب آئیں اور ایک مرکز پر جمع ہونے کی راہ ہموار ہو ــــــ یہ کام مورخین اور علماء کی ایک جماعت کر سکتی ہے۔

کام کو آگے بڑھانے کیلئے اصلاحی لٹریچر کی اشاعت کیلئے جامع نظام تشکیل دیا جائے جس میں مندرجہ ذیل ماہرین کو منظم و مربوط کیا جائے :

☆ منجھے ہوئے قلمکار و محققین'

☆ مواد فراہم کرنے والے علماء'

☆ دوسری زبانوں میں ترجمہ کرنے والے زبان داں اور فضلاء'

☆ کتابت کرنے والے بہترین کاتب و کمپوزرز

☆ کتابت وکمپوزنگ کی نگرانی اور تصحیح کرنے والے ماہرین'

☆ سرمایہ لگانے والے متمول حضرات'

☆ ڈیزائن بنانے والے' تزئین کرنے والے' فلمیں بنانے والے ماہرین'

☆ چھاپنے والے اور بائنڈنگ کرنے والے ماہرین'

☆ مطبوعات کو دنیا میں پھیلانے والے تجربہ کار ماہرین'

اس سارے نظام کو کنٹرول کرنے کیلئے ہر علاقے کے ایک ایک عالم و دانشور کی نگرانی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جاسکتی ہے ـــــ اس نظام کو فروغ دینے کیلئے عالمی سطح پر رابطہ کے ساتھ ساتھ باصلاحیت جوانوں کی حوصلہ افزائی ضروری ہے۔ خوش قسمتی سے ہمارے ہاں ذہین اور باصلاحیت جوانوں کی کمی نہیں ـــــ یہ نظام ترجیحی بنیاد پر ایسی کتابوں کی تدوین کی طرف متوجہ ہو جن کی فوری طور پر ضرورت ہے مثلاً"

☆ جدید تعلیمی اداروں کے طلبہ اور عوام اہل سنت کیلئے ایسی کتابیں جو ان کے فکر و نظر اور سیرت و کردار کی تعمیر کرسکیں۔

☆ اس کے علاوہ نہایت جامع اور مختصر ایسے رسائل مرتب کئے جائیں جو اسلام اور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں پھیلائے ہوئے وسوسوں اور شکوک و شبہات کا ازالہ کرسکیں۔

اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ اہل سنت کے تمام قلمکار اپنی توانائیاں مرکوز کردیں اور انفرادی کوششوں کو سردست معطل کر کے ایک عالمی نظام کے تحت کام کریں تاکہ تھوڑے وقت میں بہت کچھ حاصل کیا جاسکے ـــــ

جو کام ہمارے علماء و مشائخ اور دانشور کرسکتے ہیں' وہ کام وہ کریں اور جو کام ہمارے متمول حضرات اور غریب عوام کرسکتے ہیں وہ کام وہ کریں مثلاً"

☆ متمول حضرات ملک کے باصلاحیت' ذہین اور غریب طلبہ کی کفالت کریں کہ یہ قوم کا عظیم اثاثہ ہیں۔ بلکہ عالمی سطح پر رابطہ کر کے دنیا کے متمول مسلمان یہ فرض ادا کریں' اس مقصد کیلئے ہر علاقے میں مراکز

قائم کئے جاسکتے ہیں۔

☆ بچوں کو زیور علم سے آراستہ کریں۔

☆ ہنر سکھائیں، طالب علمی کے زمانے میں خیاطی، خطاطی، جلد سازی اور بہت سے ہلکے پھلکے ہنر سکھائے جاسکتے ہیں تاکہ طالب علم خود کفیل ہوں اور فرصت کی وجہ سے کسی علت میں گرفتار نہ ہوں۔

☆ ہر بچہ کو لازماً" قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں، بچے زیادہ ہوں تو ایک کو حافظ و عالم بنائیں۔

☆ جدید و قدیم علوم و فنون سے بچوں کو آراستہ کریں مگر اسلامی تشخص کو کسی حالت میں بھی بھینٹ نہ چڑھائیں۔

☆ اخلاص پیدا کریں، ریا اور دکھاوے سے بچیں۔

☆ سلام کو رواج دیں،[1] زندگی میں اسلامی آداب کو اپنائیں۔

☆ بد کلامی اور دشنام طرازی کی عادت چھوڑ دیں۔

☆ باہمی جھگڑوں میں مفتیوں سے فتوے لے کر معاملات طے کریں ـــــ عدالتوں میں روپے پیسے اور وقت کو ضائع نہ کریں۔

☆ سادگی اپنائیں، فضول خرچی اور اسراف سے بچیں ایسے لوگوں کو قرآن کریم میں شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔

☆ قرض نہ لیں خواہ قرض حسنہ ہی کیوں نہ ہو، اور سود پر قرض لینا تو خود کو ذلیل و رسوا بلکہ ہلاک کرنا ہے، حضور انور ﷺ مقروض کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

☆ محبت و غیرت پیدا کریں ـــــ سوکھے ٹکڑے کھائیں اور یقین رکھیں کہ وہ مولائے کریم تر نوالہ بھی کھلائے گا ـــــ اس کا وعدہ سچا ہے۔

☆ جو کچھ خریدیں، مسلمان سے خریدیں اور مسلمان بھی منگا بیچ کر اپنے

---

[1] "کیا حال ہے" ـــــ "کیسے ہیں؟" ـــــ "آداب" وغیرہ کو ترک کر کے فقط "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کو اپنائیں بلکہ رواج دیں ـــــ طاہر

بھائی کو بیزار نہ کریں۔

☆ صورت و سیرت ایسی بنائیں کہ دور سے پہچانے جائیں ـــــــ وہ مسلمان ہی کیا جس کو تعارف کی ضرورت ہو۔

☆ خواتین حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت عائشہ صدیقہ اور ازواج مطہرات و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روشن مثالوں کو سامنے رکھیں۔

☆ اسلام نے ہمیں سب کچھ دے دیا ہے بس سنبھال کر رکھنے کی ضرورت ہے ـــــــ ہر حال میں اسلامی تشخص کو قائم رکھیں ـــــــ ہرگز ہرگز نہ شرمائیں بلکہ فخر کریں۔

☆ احساس کمتری ختم کریں ـــــــ یہ احساس پیدا کریں کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم ایک عظیم قوت ہیں ـــــــ مادی مسکینی و بے چارگی سے کوئی چھوٹا نہیں ہوتا ـــــــ جدید تہذیب و تمدن اپنا کر کوئی بڑا نہیں ہوتا ـــــــ چھوٹا وہ ہے جو عشق مصطفیٰ ﷺ کی دولت سے محروم ہے ـــــــ بڑا وہ ہے جس کا سینہ عشق مصطفیٰ ﷺ کے نور سے روشن ہے۔

☆ ہرگز مایوس نہ ہوں ـــــــ زندگی ہمارا مقدر ہے ـــــــ ہم تو مرنے کے بعد بھی جئیں گے ـــــــ ہم جینے کیلئے آئے ہیں، مرنے کیلئے نہیں۔

☆ ہماری عظمت و شوکت کا راز ایمان و یقین اور اتباع سنت رسول علیہ التحیۃ والتسلیم میں ہے۔

غور سے سنیں قرآن کریم کیا کہہ رہا ہے ـــــــ یہ کیسی آواز آرہی ہے ـــــــ یہ کیسی خوشخبری سنائی جارہی ہے!

**وانتم الاعلون ان کنتم مومنین!** (آل عمران: ۱۳۹)

"اگر ایمان رکھتے ہو تو تم ہی غالب آؤ گے۔"

---

مندرجہ بالا پیغام محررہ ۷؍ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ / ۱۹؍ اپریل ۱۹۹۴ء برائے سالنامہ "اسلامی آواز" باہتمام المجلس الاسلامی، اشرف العلوم، شیش گڑھ، بھارت

# مصنف کی اہم مطبوعات

(۱) تمدن ہند پر اسلامی اثرات ــــــــ لاہور ۱۹۶۴ء
(۲) موجِ خیال ــــــــ کراچی ۱۹۷۷ء
(۳) محبت کی نشانی ــــــــ کراچی ۱۹۸۰ء
(۴) آخری پیغام ــــــــ کراچی ۱۹۸۶ء
(۵) فتاویٰ مظہریہ ــــــــ کراچی ۱۹۹۹ء
(۶) جانِ جاناں ــــــــ کراچی ۱۹۹۰ء
(۷) قیامت ــــــــ کراچی ۱۹۹۲ء
(۸) جانِ جاں ــــــــ کراچی ۱۹۹۳ء
(۹) علم غیب ــــــــ کراچی ۱۹۹۳ء
(۱۰) تعظیم و توقیر ــــــــ کراچی ۱۹۹۴ء
(۱۱) نسبتوں کی بہاریں ــــــــ کراچی ۱۹۹۴ء
(۱۲) نئی نئی باتیں ــــــــ کراچی ۱۹۹۵ء
(۱۳) عورت اور پردہ ــــــــ کراچی ۱۹۹۵ء
(۱۴) قبلہ ــــــــ کراچی ۱۹۹۵ء
(۱۵) مصطفوی نظامِ معیشت ــــــــ کراچی ۱۹۹۶ء
(۱۶) فاروقِ اعظم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک ــــــــ کراچی ۱۹۹۶ء
(۱۷) آئینۂ حقائق ــــــــ لاہور ۱۹۹۷ء
(۱۸) صراطِ مستقیم ــــــــ کراچی ۱۹۹۷ء
(۱۹) روحِ اسلام ــــــــ کراچی ۱۹۹۷ء

# فہرست مطبوعات ادارہ مظہر اسلام

نئی آبادی۔ مجاہد آباد۔ مغلپورہ۔ لاہور۔ کوڈ 54840

| نمبر شمار | نام کتاب | صفحات | مصنف | قیمت/ڈاک ٹکٹ |
|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | تحدیث نعمت | 32 | مفتی شاہ محمد مظہر اللہ | 10/- |
| ۲۔ | شرک و توحید | 16 | مفتی شاہ محمد مظہر اللہ | 6/- |
| ۳۔ | تصرفات محمدیہ | 24 | مفتی شاہ محمد مظہر اللہ | 10/- |
| ۴۔ | میثاق النبیین | 24 | مفتی شاہ محمد مظہر اللہ | 10/- |
| ۵۔ | ناموس مصطفیٰ | 16 | مفتی شاہ محمد مظہر اللہ | 6/- |
| ۶۔ | پردہ کا شرعی حکم | 40 | مفتی شاہ محمد مظہر اللہ | 12/- |
| ۷۔ | درود و دعا | 16 | مفتی شاہ محمد مظہر اللہ | 6/- |
| ۸۔ | پیغام | 16 | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد | 3/- |
| ۹۔ | معارف اسم محمد | 24 | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد | 10/- |
| ۱۰۔ | آئینۂ حقائق | 56 | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد | 20/- |
| ۱۱۔ | دو قومی نظریہ اور پاکستان | 16 | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد | 5/- |
| ۱۲۔ | جذبات واحساسات | 4 | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد | 2/- |
| ۱۳۔ | سفر نامہ ٹھٹھی | 40 | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد | 15/- |
| ۱۴۔ | علم غیب | 16 | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد | 3/- |
| ۱۵۔ | تعظیم و توقیر | 16 | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد | 3/- |
| ۱۶۔ | تصور پاکستان ایک تحقیقی جائزہ | 40 | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد | 15/- |
| ۱۷۔ | زندگی بے بندگی شرمندگی | 32 | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد | 10/- |
| ۱۸۔ | علامہ محمد اقبال اور مرزا غلام احمد قادیانی | 16 | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد | 6/- |